ہرزوال کا سبب جادۂ مستقیم سے اس کا فرار اور کردار سے محرومی رہا ہے۔ یونان پر ترکوں کو عرصہ دراز تک غلبہ رہا۔ مگر جب وہ یہاں سے ۱۸۲۱ء میں پسپا ہوئے تو یونانیوں نے ان کے ایک آثار کو باقی نہ چھوڑا۔
اس پر غور کرنا ضروری ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟ یہ نشانات کیوں مٹا دیئے گئے؟ کیا ترک آخر میں کردار سے محروم ہوگئے تھے۔ (جناب حکیم محمد سعید چیئرمین ہمدرد فاؤنڈیشن کراچی)

بابری مسجد کے بعد بلغاریہ میں مسجد کی آتشزدگی

بلغاریہ میں مسلمان مخالف عناصر نے ایک ۳۱۵ سالہ یادگار مسجد کو آگ لگا کر شہید کر دیا ہے۔ بلغاریہ کے یہ اسلام دشمن عناصر اس سے پہلے بھی سینکڑوں مساجد اور مدارس کو نذر آتش کر چکے ہیں۔ لیکن یہ اس وقت کی بات ہے جب بلغاریہ کے مسلمانوں کا الگ تشخص ختم کرنے کی کوششیں جاری تھیں اور مسلمانوں کو اسلامی نام رکھنے کی ممانعت تھی۔ پچھلے دنوں خبر آئی تھی کہ بلغاروی پارلیمنٹ نے مسلمانوں کے خلاف اس قسم کے تمام امتیازی قوانین منسوخ کر دئے ہیں۔ جن کی رو سے وہ اپنے اسلامی تشخص کا اظہار نہیں کر سکتے تھے۔ اس کے بعد امید ہوتی تھی کہ بلغاروی مسلمانوں کے ابتلا کا دور ختم ہوگیا ہے اور اب ان سے امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا۔ لیکن مسجد کی آتشزدگی کے اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بلغاریہ کے مسلمان مخالف عناصر نے ابھی تک اپنی سرگرمیاں ختم نہیں کیں۔ بلکہ بلغاروی پارلیمنٹ کے فیصلے سے ان کی آتش انتقام مزید بھڑک اٹھی ہے۔ اسلام دشمن عناصر نے بلغاریہ کی تاریخی جامع مسجد کو شہید کر کے بلغاریہ کی حکومت کو چیلنج کیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ بلغاریہ کی حکومت ان عناصر کی سرگرمیوں کا نوٹس لے گی۔ اور عالم اسلام اپنی بیداری کا ثبوت دے گا۔ (محمد قاسم)

عید کارڈ کرسمس کارڈوں کی نقالی ہے

ہمارے آپ کے دیکھتے دیکھتے عید کارڈوں کے رواج نے وبائی صورت اختیار کر لی ہے اس رواج کا آغاز غالباً کرسمس کے کارڈوں کی نقالی میں ہوا تھا لیکن اب یہ نقالی پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے چکی ہے۔
بظاہر ایک دوسرے کو عید کی مبارک دینا ازدیاد محبت واخوت کا ذریعہ ہے۔ مگر اس معاملے میں انفرادی سطح پر جس اسراف بیجا کو اختیار کر لیا گیا ہے اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر قیمتی کارڈوں کے استعمال کا مقابلہ شروع ہوگیا ہے نیز اجتماعی سطح پر سرکاری یا پارٹی فنڈ کو ذاتی تعلقات (P.R) بڑھانے کے لئے بے دردی کے ساتھ استعمال کو کسی طرح پسندیدہ عمل نہیں کہا جاسکتا۔
بعض کاروباری ادارے یا بعض تبلیغی مقاصد رکھنے والے حضرات اپنے کاروبار یا نظریہ کی تبلیغ کے لئے

عید کارڈوں کو ذریعہ بناتے ہیں ان کو بھی بہر حال حد اعتدال پر قائم رہنا چاہیئے۔

ادھر کئی برسوں سے عید کارڈوں کے ذریعے عریاں اور فلمی تصاویر پھیلانے کا کام بھی لیا جا رہا ہے اس طرح یہ بے درد ناشر نوجوانوں کے اخلاق تباہ کر کے سرمایہ بٹورنے میں مشغول ہیں۔ گویا ملت میں ہر طرف سے جونکیں چمٹی ہوئی ہیں۔ مسلمانوں کا خون بے دھڑک چوس رہی ہیں۔ اور کسی میں ہمت نہیں کہ اس طرح مسلمانوں کے غلط طور طریقوں پر مسلمانوں کو متنبہ کرے۔

ہم سماجی اور اصلاحی میدان میں کام کرنے والوں سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ ان عید کارڈوں کی وبا کے خلاف جدوجہد کو بھی اپنے پروگرام میں شامل کریں گے۔ (خالد عثمان کرک)

بقیہ - علمی اور مطالعاتی زندگی

دیوبند کے اساتذہ عظام میں حضرت افغانی قدس سرہ سے زیادہ رابطہ رہا بلکہ صحیح یہ ہے کہ حضرتؒ کی نظر شفقت زیادہ رہی۔ حضرت بلاشبہ علم کے سمندر اور معرفت کے بحر بے کنار تھے، واللہ! میں نے انہیں لباس شاہی میں فقر کا بے تاج بادشاہ پایا۔ علوم عقلیہ و نقلیہ کے استحضار میں نمونۂ سلف ہونے کے باوجود فنائے نفس کا حال یہ تھا کہ جب بھی کوئی عجیب نکتہ بیان فرماتے تو نہ صرف متقدمین بلکہ معاصرین کے حوالہ دینے میں کوئی استنکاف نہیں فرمایا کرتے تھے، جبکہ نفس پرست علماء جان بوجھ کر یہ تصور دینے کی کوشش کیا کرتے ہیں کہ گویا ایجاد بندہ ہے۔

اس سلسلہ میں دل تو بہت چاہتا ہے۔ مگر یہاں تو اتنا ہی آپ کی تعمیل میں بتلانا تھا کہ میں ان حضرات کے کس کس کمال سے زیادہ متاثر ہوا۔ اور وہ بھی کہ کانوا وقافین الکتاب اللہ ــ مذہب ہی ان کا اوڑھنا اور بچھونا تھا حب فی اللہ اور بغض للہ ان کا طرۂ امتیاز۔

کتب اور مشائخ کرام کے سلسلہ میں کسی اور فرصت کا انتظار فرمائیں۔

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ والوالدیہ خادم نجم المدارس کلاچی

دفاع امام ابوحنیفہؒ

تصنیف، مولانا عبدالقیوم حقانی

صفحات ۳۶۰، قیمت مجلد ۵۶/-، غیر مجلد ۴۵/-

جس میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کی سیرت وسوانح، علمی وتحقیقی کارنامے، تدوین فقہ، قانونی کونسل کی سرگرمیاں، دلچسپ مناظرے، حجیت اجماع وقیاس پر اعتراضات کے جوابات، دلچسپ واقعات، نظریہ انقلاب وسیاست، فقہ حنفی کی قانونی حیثیت، جامعیت تقلید واجتہاد کے علاوہ قدیم وجدید اہم موضوعات پر سیر حاصل تبصرے۔